مستدرک حاکم میں مکارمِ اخلاق کے متعلق روایات کا تحقیقی مطالعہ

A CRITICAL STUDY OF HADITHS OF MUSTADRIK BY HAKIM REGARDING THE EXCELLENCE OF ETHICS

فاروق علی* / ڈاکٹر عمر حیات**

Abstract:
The life of the Holy Prophet Muhammad (Peace be upon him) is the complete source of guidance for Muslims as it is based on the message of the Holy Qur'an. He possessed exemplary manners and qualities of his predecessor Prophets. The Qur'an witnesses that he has attained the best morals and ethics. Therefore, it has been observed that early hadith compilers, Sirah-writers and historians paid special attention to record the reports regarding his ethics and morals. Hakim is well-known expert of hadith of forth century of higra. He also collected significant reports in his Mustadrik. The present study is an endeavor to analyze the reports of Hakim's Mustadrik.
Keywords: Sirah-writiing, Ethics and Morals, Hakim, Mustadrik.

امام حاکمؒ سوموار کے دن تین ربیع الاوّل ۳۲۱ھ کو نیشاپور میں پیدا ہوئے اور آپ کا وصال صفر کے مہینے ۴۰۵ھ کو ہوا۔ (۱)

امام حاکمؒ نے والد اور ماموں کی زیر نگرانی بچپن میں ہی پڑھنا شروع کر دیا اور انہی کی خاص توجہ اور تربیت کے نتیجے میں احادیث کے سماع کا آغاز کیا۔ (۲)

آپ نے ۳۴۱ ہجری بیس سال کی عمر میں عراق کا سفر اختیار کیا۔ پھر اس کے بعد فریضہ حج ادا کیا۔ خراسان اور ماوراء النہر بھی تشریف لے گئے اور آپ نے دوبار تحصیل علم کے لیے سفر کیا۔ جرح وعدل، معرفت علل وسقیم اور صحیح اسانید کا علم حاصل کیا۔ (۳)

آپ کی تصانیف ایک ہزار اجزاء پر مشتمل ہیں۔ دوسری روایت کے مطابق آپ کی تصانیف پندرہ سو اجزاء تک ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

معرفة علوم الحديث، المستدرک علی الصحیحین، تاریخ نیشاپور، مزکی الاخبار، المدخل الی علم الصحیح، الاکلیل، فضائل الشافعی، العلل،

---

*پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد
**ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

الامالی، فوائد الشیوخ، امالی العشیات، تراجم الشیوخ، ما تفرد بہ کل من الامامین، دلائل النبوۃ، فوائد الخراسانیین، الاربعین، الاسماء و الکنی، الدعاء، سوالات الحاکم للدارقطنی فی الجرح و التعدیل، سوالات سعود السنجری للحاکم، الضعفاء، علل الحدیث، المدخل الی معرفۃ المستدرک، معجم الشیوخ، المعرفۃ فی ذکر المخضرمین، فضائل فاطمۃ، مقتل الحسین، المدخل الی کتاب الاکلیل(۴)

امام حاکمؒ کو علماء کرام نے زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ محقق امام ذہبیؒ رقمطراز ہیں کہ ابو عبد الرحمن السلمیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام دار قطنیؒ سے پوچھا کہ ابن مندہ افضل ہیں یا ابن البیع تو انہوں نے جواب دیا کہ ابن البیع حفظ کے اعتبار سے زیادہ پختہ ہیں۔(۵)

امام جلال الدین سیوطیؒ نے آپ کے بارے میں کہا: آپ اپنے زمانے کے اہل حدیث کے امام تھے۔ حدیث کا علم خوب جانتے تھے۔ نیک اور قابل اعتماد تھے۔(۶)

مستدرک حاکم کا شمار حدیث کے مشہور اور اہم مصادر میں ہوتا ہے۔ یہ مجموعہ ایسی احادیث پر مشتمل ہے جن کی اسانید اسی طرح کی ہیں جس طرح کی اسانید کو امام محمد بن اسماعیلؒ صاحب صحیح البخاری اور امام مسلم بن الحجاجؒ صاحب صحیح مسلم نے صحیح اور قابل استدلال قرار دیا ہے۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے کتب حدیث کے تیسرے طبقہ میں اس کو شمار کیا ہے اس طبقہ میں سنن دارمی، سنن دار قطنی، مسند ابی داود طیالسی اور مصنف ابن ابی شیبہ جیسی اہم اور بلند پایہ کتابیں ہیں۔(۷)

حافظ ابن الصلاحؒ اور امام نوویؒ نے صحاح کے بعد حدیث کے جن مصادر کو زیادہ اہم قابل اعتماد اور مفید قرار دیا ہے ان میں سنن دار قطنی کے بعد مستدرک حاکم کا نام لیا ہے۔(۸)

امام حاکمؒ نے مستدرک کی روایات کی صحت کے بارے میں ہر روایت کے آخر پر خود بحث کی ہے اور محقق امام ذہبیؒ نے مستدرک کی تلخیص لکھی جو بہت مشہور ہے۔ آپ نے اس میں طویل احادیث و اسناد کا اختصار کیا ہے اور مستدرک حاکم کی روایات پر نقد و تعقب کر کے ان کی صحت و ضعف کو بیان کیا ہے۔

ہم اس مضمون میں مستدرک حاکم میں مکارم اخلاق کے متعلق روایات کو درج کریں گے اور ان پر محقق امام ذہبیؒ کے نقد و جرح کو بھی بیان کریں گے۔

رسالتمآب ﷺ کی ذات اقدس خود بھی مکارم اخلاق کا خوبصورت مرقع تھی اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی زیور اخلاق سے مزین کرنے کے لئے بھرپور کوشش فرمائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی تعلیمات میں قدم قدم پر اخلاق حسنہ کو مد نظر رکھا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بڑے خوبصورت انداز میں اپنی امت کو ان پر

کاربند ہونے کی ترغیب دی ہے۔ امام حاکم نے اپنی کتاب المستدرک علی الصحیحین کی ابتداء ہی اس روایت سے کی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے حسن اخلاق کا درس دیا ہے:

''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَاناً اَحْسَنُهُمْ خُلُقاً''[۹]

(حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کامل ترین مومن وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہیں۔)

استنادی حیثیت: اس روایت کے بارے میں محقق امام ذہبی نے تلخیص میں کہا کہ مؤلف نے اس کے بارے کوئی کلام نہیں کیا جبکہ یہ روایت صحیح ہے۔ محمد عبد الرؤف المناوی اور زین الدین عبد الرحیم العراقی نے کہا کہ یہ روایت صحیح ہے۔[۱۰]

اسی طرح کی روایت کو امام ترمذی نے اپنی جامع الترمذی میں نقل کیا ہے:

''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَاناً اَحْسَنُهُم خُلُقاً وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهِ''[۱۱]

(حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کامل ترین مومن وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہیں اور جن کا رویہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ لطف و کرم کا ہے۔)

نبی رحمت ﷺ نے اپنی بعثت کا سبب تکمیل اخلاق کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ''[۱۲]

(حضرت ابوہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔)

استنادی حیثیت: امام حاکمؒ نے اس روایت کے بارے میں کہا کہ مسلم کی شرائط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ایسے نقل نہیں کیا اور محقق امام ذہبیؒ نے بھی کہا کہ مسلم کی شرائط کے مطابق یہ روایت صحیح ہے۔[۱۳]

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی امت کی راہنمائی کے لئے جو کتاب نازل فرمائی اس کی عملی صورت آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں دیکھی جا سکتی ہے امام حاکم نے اس سلسلے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کا فرمان یوں نقل فرمایا ہے۔

''عَنْ سَعِیْدِ بْنِ ہِشَامٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ حَکِیمِ بنِ اَفْلَحَ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

فَسَاَلَهَا، فَقَالَ يَااُمَّ الْمُومِنِيْنَ. اَنبِئِيْنِىْ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: اَلَيْسَ تَقْرَءُالْقُرْآنَ، قَالَ بَلٰى، قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْقُرْآنُ''(۱۴)

(سعید بن ہشام سے روایت ہے کہ وہ حکیم بن افلح کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے پاس گئے اوران سے عرض کی: اے ام المومنین: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق کچھ بتایئے! آپ نے فرمایا کیاتم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی کا اخلاق ''قرآن''ہی تو ہے۔)

استنادی حیثیت: امام حاکم نے شیخین کی شرائط کے مطابق اس روایت کو صحیح قرار دیا جبکہ امام بخاری اور امام مسلم نے ایسے نقل نہیں کیا۔ محقق امام ذہبیؒ نے بھی تلخیص میں کہا کہ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔(۱۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے احکام کی بجا آوری آپ ﷺ کی فطرت تھی اور یہ ایسا خلق تھا جو آپ ﷺ کی فطرت میں ودیعت کر دیا گیا تھا۔ایسی لیے تو قرآن کریم نے بھی آپ ﷺ کے خلق عظیم کو یوں بیان فرمایا ہے:وَاِنَّکَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ(۱۶)اور بے شک آپ ﷺ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی ساری سیرت طیبہ اخلاق عالیہ کے واقعات سے عبارت ہے۔ آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ پر سرسری نظر ڈالنے کے لئے امام حاکم کی درج ذیل روایات ملاحظہ ہوں:

''عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ: مَالَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسْلِماًمِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ، وَلَاضَرَبَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ اِلَّااَنْ يَّضْرِبَ بِهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ وَلَاسُئِلَ عَنْ شَىْءٍ قَطُّ فَمَنَعَهٗ اِلَّااَنْ يُسْئَلَ مَأْثَمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَلااَنْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ مِنْ شَىْءٍ قَطُّ يُؤْتَى اِلَيْهِ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللّٰهِ فَيَكُوْنَ لِلّٰهِ يَنْتَقِمُ، وَلَاخَيَّرَبَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّااخْتَارَاَيْسَرَهُمَا، وَكَانَ اِذَااَحْدَثَ الْعَهْدَ بِجِبْرِيْلَ يُدَارِسُهٗ كَانَ اَجْوَدَالنَّاسِ بِالْخَيْرِمِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ''(۱۷)

(ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی اور نہ اپنے ہاتھ سے کبھی کسی چیز کو مارا، البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہاتھ کے ساتھ مارا ہے اورآپ سے جب بھی کسی نے کچھ مانگا، آپ نے اس کو منع نہیں فرمایا۔ البتہ گناہ کا مطالبہ پورا نہیں کیا۔ کیونکہ آپ گناہ سے بہت دور رہنے والے تھے اورآپ نے اپنی کسی تکلیف پر کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر حرمات اللہ کی توہین کی جاتی تو آپ اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیتے اورآپ کو جب بھی دو چیزوں میں سے کوئی ایک چیز پسند کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان

میں سے اس کو پسند کیا جو آسان تر ہو اور جب جبریل امین شروع شروع میں آپ کے ساتھ (قرآن کریم کا) دور کرنے آتے تھے تو آپ لوگوں پر تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتے تھے۔)

استنادی حیثیت: امام حاکم نے شیخین کی شرائط کے مطابق اس روایت کو صحیح قرار دیا جبکہ امام بخاری اور امام مسلم نے ایسے نقل نہیں کیا۔ محقق امام ذہبیؒ نے بھی تلخیص میں کہا کہ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔(۱۸)

''عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفَى يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُكْثِرُالذِّكْرَ، وَيَقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُالْخُطْبَةَ، وَلَايَسْتَنْكِفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْعَبْدِوَالْاَرْمَلَةِحَتّٰى يَفْرُغَ لَهُمْ مِنْ حَاجَتِهِمْ''(۱۹)

(حضرت عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے، فضول گوئی نہیں کرتے تھے، نماز لمبی پڑھاتے تھے اور خطبہ مختصر دیتے تھے۔ آپ غلاموں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے ان کے ہمراہ چلنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔)

استنادی حیثیت: امام حاکم نے شیخین کی شرائط کے مطابق اس روایت کو صحیح قرار دیا جبکہ بخاری و مسلم نے ایسے نقل نہیں کیا۔ محقق امام ذہبیؒ نے بھی تلخیص میں کہا کہ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔(۲۰)

''عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَااَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَكْتُوْبٌ فِي الْاِنْجِيْلِ: لَافَظٌّ وَلَاغَلِيْظٌ وَلَاسَخَّابٌ بِالْاَسْوَاقِ وَلَايَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا بَلْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ''(۲۱)

(ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: انجیل میں رسول اللہ ﷺ کی صفات یوں لکھی ہوئی تھیں۔ آپ تندخو اور بدمزاج نہیں، نہ بازاروں میں شور کرنے والے ہیں اور نہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں بلکہ معاف فرمادینے والے ہیں اور درگزر سے کام لینے والے ہیں۔)

استنادی حیثیت: امام حاکم نے شیخین کی شرائط کے مطابق اس روایت کو صحیح قرار دیا جبکہ امام بخاری اور امام مسلم نے ایسے نقل نہیں کیا۔ محقق امام ذہبیؒ نے بھی تلخیص میں کہا کہ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔(۲۲)

حضور نبی رحمت ﷺ خود تو اخلاق حسنہ کے پیکر تھے ہی آپ کی یہ پوری کوشش تھی کہ آپ کی امت کا ہر فرد ایسے عظیم اخلاق کا مرقع بنے۔اس بارے میں امام حاکم کی مستدرک میں سے چند روایات پیش

خدمت ہیں:

''أَخْبرَنِيْ أَبُوعَمْر وَ مُحَمَّد بِن جَعفرِ العَدل، ثَنَا يَحْيَى بِنْ مُحَمَّد، ثَنَا عَبَيْدُ اللّٰهِ بنُ مَعَاذ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا شُعْبَة، عَنْ عَمَرو بُنِ مُرَّةَ قال: حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بُنُ الْحَارَثِ۔ وَأَثْنى عَلَيْه خَبِيْراً، عَنْ أَبِي كَثِيْر، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوقَالَ: خَطَبَنَارَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، وَإِيَّاكَ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَاهَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ، اَمَرَہُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا، وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا، وَبِالْفُجُوْرِفَفَجَرُوْا فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ،اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْغَيْرُهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُّ الهِجْرَةِاَفْضَلُ؟قَالَ:اَنْ تَهْجُرَمَاكَرِهَ رَبُّكَ، قَالَ: وَالْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ: هِجْرَةُ الْحَاضِرِ، وَهِجْرَةُ الْبَادِیْ، فَهِجْرَةُ الْبَادِیْ: اَنْ يُجِيْبَ اِذَا دُعِیَ، وَيُطِيْعَ اِذَااُمِرَ، وَهِجْرَةُالْحَاضِرِ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَاَفْضَلُهُمَا اَجْرًا''[۲۳]

(حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے روز ظلم تاریکیوں کا باعث ہو گا اور بے حیائی سے بچو، لالچ اور بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں بخل اور لالچ کی وجہ سے ہلاک ہوئیں، انہیں قطع تعلقی سے بچنے کا حکم دیا گیا لیکن وہ قطع تعلقی کرتے رہے، انہیں بخل سے بچنے کا حکم دیا گیا لیکن وہ بخل کرتے رہے، انہیں گناہوں سے بچنے کا حکم دیا گیا لیکن وہ گناہ کرتے رہے۔ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ کون سا عمل اسلام میں سب سے اچھا ہے؟ آپ ﷺ نے جوابا ارشاد فرمایا: اسلام کا سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ مسلمانوں کو تیری زبان اور ہاتھ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے(حضرت عبداللہ کہتے ہیں) اس شخص نے یا (شاید) کسی دوسرے شخص نے عرض کی،یارسول اللہ ﷺ سب سے اچھی ہجرت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا (سب سے بہترین ہجرت یہ ہے) کہ تم ان چیزوں کو چھوڑ دو جو تمہارے رب کو ناپسند ہیں (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: ہجرتیں دو ہیں: ۱۔شہری کی ہجرت،۲۔دیہاتی کی ہجرت۔دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ آجائے اور جو حکم دیا جائے اس پر وہ عمل کرے اور شہری کی ہجرت میں آزمائش بھی زیادہ ہے اور اسکا اجر بھی زیادہ ہے۔)

استنادی حیثیت: اس روایت کے بارے میں محقق امام ذہبیؒ نے تلخیص میں کہا کہ عمرو بن مرۃ کی سند پر

شیخین نے اتفاق کیا ہے۔ جو عبد اللہ بن الحارث النجرانی سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ ابو کثیر زہیر بن الأقمر الزبیری جید تابعی ہیں۔ ان کا حضرت علیؓ اور حضرت عبد اللہ سے سمع ثابت ہے۔ اور یہ روایت صحیح ہے۔[۲۴]

''عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤمِنِ؟ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ''[۲۵]

(حضرت فضالہ بن عبید بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: کیا میں تمہیں مومن کے بارے میں بتاؤں (کامل مومن وہ ہے) جس سے لوگوں کے جان ومال محفوظ ہوں (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ دے۔)

استنادی حیثیت: محقق امام ذہبیؒ نے اس روایت پر بحث نہیں کی۔[۲۶]

''عَنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اٰمِنَهُ النَّاسُ وَالْمُسْلِمُ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوءَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَّا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ''[۲۷]

(حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: (حقیقی) مومن وہ ہے جو لوگوں کے لئے ضرر رساں نہ ہو اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کی شرارتوں سے اس کے ہمسائے تکلیف میں ہوں۔)

استنادی حیثیت: امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ محقق امام ذہبیؒ نے اس روایت پر بحث نہیں کی۔[۲۸]

مسلمان کسی پر ظلم و زیادتی کرنے والا نہیں بلکہ دوسروں کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے اور گناہوں سے بچتے ہوئے صالح اور نیک کام سر انجام دیتا ہے۔

''عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ''[۲۹]

(حضرت ابو امامہ باہلی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حیا اور خاموشی

ایمان کی دوشاخیں ہیں۔بے حیائی اوریاوہ گوئی نفاق کی دوشاخیں ہیں۔)

استنادی حیثیت: امام حاکمؒ نے شیخین کی شرائط کے مطابق اس روایت کو صحیح قرار دیا جب کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اسے نقل نہیں کیا۔ محقق امام ذہبیؒ نے تلخیص میں کہا کہ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔امام الترمذی، امام المناوی اور امام العراقی نے کہا کہ یہ روایت حسن ہے۔[۳۰]

''عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَااللَّعَّانِ وَلَاالْفَاحِشِ وَلَاالْبَذِیءِ''[۳۱]

(حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیاء اور بدزبان نہیں ہوتا ہے۔)

استنادی حیثیت: محقق امام ذہبیؒ نے اس روایت پر بحث نہیں کی جبکہ امام ترمذیؒ نے اس روایت کو نقل کیا اور یہ روایت حسن غریب ہے۔[۳۲]

''عَنِ الْمِقْدَامِ عَن اِبِیْهِ عَن هَانِئٍ اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَارَسُولِ اللّٰهِ اَیُّ شَیئٍ یُوجِبُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ عَلَیْکَ بِحُسْنِ الْکَلَامِ وَبَذْلِ الطَّعَامِ''[۳۳]

(حضرت ہانی بیان کرتے ہیں جب وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ وہ کونسا عمل ہے جو جنت میں جانے کاباعث بنتا ہے؟ فرمایا: اچھی گفتگو اور کھانا کھلانا۔)

استنادی حیثیت: محقق امام ذہبیؒ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور کہا کہ اس میں کوئی علت نہیں ہے۔ المناویؒ اور العراقیؒ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔[۳۴]

''عَنْ زَیْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَخَرَجَ اِلٰی الْمَسْجِدِ یَوْماً فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عِنْدَقَبْرِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . یَبْکِی. فَقَالَ مَایُبْکِیْکَ یَامُعَاذُ؟ قَالَ یُبْکِیْنِیْ حَدِیْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْیَسِیْرُمِنَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ''[۳۵]

(حضرت زیدبن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک دن مسجد نبوی میں آئے تو دیکھا کہ حضرت معاذبن جبل آپ کے مزار اقدس کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں، حضرت عمر نے فرمایااے معاذ کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سن رکھی ہے (اسے یاد کرکے) رو رہاہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذراسی ریاکاری بھی شرک ہے۔)

استنادی حیثیت: امام حاکمؒ نے کہایہ روایت صحیح ہے مگر صحیحین میں نقل نہیں ہوئی اور مسلمؒ کی شرائط پر

صحیح ہے۔ محقق امام ذہبی نے کہا کہ یہ روایت امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔(۳۶)

'' حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْر بْنُ اسْحَاق، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ رَزِيْن، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْف، ثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهَب، حَدَّثَنِي أَبُوْصَخْر، عَنْ أَبِيْ حَازِم، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اِنَّ الْمُومِنَ يَألَفُ، وَلَاخَيْرَفِيْ مَنْ لَّايَألَفُ وَلَايُوْلَفُ''(۳۷)

(حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور وہ شخص اچھا نہیں ہے جو نہ خود محبت کرتا ہو اور اس سے کوئی محبت کرتا ہو۔)

استنادی حیثیت: امام حاکمؒ نے اس روایت کو شیخین کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے اور کہا کہ اس میں کوئی علت نہیں ہے جبکہ محقق امام ذہبیؒ نے اس روایت کی استنادی حیثیت کے بارے میں کہا کہ اس میں انقطاع کی علت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ابوحازم مدنی ہیں الاشجعی نہیں اور ابوصخر الاشجعی کی ابوحازم مدنی سے ملاقات ثابت نہیں اور نہ ہی ابوحازم مدنی کی ابوھریرہؓ سے ملاقات ثابت ہے اور المناوی نے بھی اسی انقطاع کو بیان کیا ہے۔(۳۸)

''حَدَّثَنِي أَبُوْبَكْر بْنُ اسْحَاق، اَنْبَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيّ بْنِ زِيَاد، ثَنَا اسْمَاعِيْل بْن أَبِيْ أَوَيْس، أَخْبَرَنِي اُبن أَبِيْ ذِئْب، عَنْ سَعِيْد بْنِ أَبِي سَعِيْد الْمَقْبَرِي، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَايُومِنُ، وَاللّٰهِ لَايُومِنُ، وَاللّٰهِ لَايُومِنُ، قَالُوا وَمَاذَاکَ يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ جَارٌلَّايَأمَنُ جَارُهٗ بَوَاءِقَهُ، قَالُوْاوَمَا بَوَائِقُهُ قَالَ شَرُّهٗ''(۳۹)

(حضرت ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم مومن نہیں ہے، خدا کی قسم مومن نہیں ہے، خدا کی قسم مومن نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے "بوائق" سے محفوظ نہ ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یارسول اللہ) بوائق کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا شر۔)

استنادی حیثیت: امام حاکمؒ نے اس روایت کو شیخین کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ جبکہ امام بخاری و امام مسلم میں اسے اس طرح نقل نہیں کیا گیا محقق امام ذہبیؒ نے کہا صحیحین میں اسے الأعرج کی سند کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔(۴۰)

''عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُومِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ''(۴۱)

(حضرت ابوہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے اور کامل مومن وہ ہے جو لوگوں کی جان اور مال کو نقصان نہ پہنچائے۔)

استنادی حیثیت: امام حاکمؒ نے اس روایت کو مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ جبکہ امام مسلمؒ نے روایت کے آخری حصہ کو بیان نہیں کیا۔ محقق امام ذہبیؒ نے بھی کہا کہ امام مسلم نے آخری حصہ کو بیان کیا ہے۔(۴۲)

''حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيّ الْحَسَيْنِ بْنُ عَلِيّ الحَافِظ، ثَنَا عَلِيّ بْن الْعَبَاس الْبِجْلِي قَالَ: ذكر عَبْدالْوَارِث بْن عَبْدالْصَمَد قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِي، ثَنَا شُعْبَة، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْد بْنِ وَهَب، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْاَنَّ رَجُلَيْنِ دَخَلَافِي الْاِسْلَامِ فَاهْتَجَرَاكَانَ اَحَدُهُمَاخَارِجامِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يَرْجِعَ الظَّالِمُ''(۴۳)

(حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی داخل اسلام ہوں اور وہ آپس میں قطع تعلق کر لیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو گا جب تک کہ جس کی جانب سے زیادتی ہے وہ اپنی غلطی سے رجوع نہ کر لے۔)

استنادی حیثیت: امام حاکمؒ نے کہا یہ روایت شیخین کی شرائط پر صحیح ہے اور امام بخاری اور امام مسلم نے اسے نقل نہیں کیا۔ مزید کہا ہے کہ عبدالصمد بن عبدالوارث بن سعید ثقہ راوی ہیں۔ اس روایت کے علاوہ شیخین نے ان سے روایت نقل کی ہیں۔ محقق امام ذہبی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ الھیثمی نے مجمع الزوائد میں اس روایت کے تمام راویوں کو صحیح کہا ہے۔(۴۴)

حاصلِ کلام

مکارمِ اخلاق کے متعلق مستدرک حاکم کی روایات پر محقق امام ذہبیؒ کی جرح کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام حاکمؒ نے اکثر وہی احادیث و روایات درج کرنے کی کوشش کی ہے جو شیخین کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں یا ان میں سے کسی ایک کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں۔ اس لئے آپ نے حدیث نقل کرنے کے بعد صراحت بھی کر دی ہے کہ وہ قدح و علت اور سقم و عیب سے پاک ہے۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ مستدرک حاکم کا بہت سا حصہ ایسی روایات پر مشتمل ہے جو شیخین کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں اور بعض روایات کی اسناد حسن بھی ہیں اور اگر کہیں ضعیف روایت نقل کی ہے تو اس کی وجہ بیان کر دی ہے۔ یا اس کی تائید میں دوسری سند کے ساتھ روایت کو نقل کیا ہے۔ مزید یہ کہ محقق امام ذہبیؒ نے اپنی تلخیص میں کئی مواقع پر امام حاکمؒ کی توثیق و تائید کی ہے

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مستدرک حاکمؒ احادیث کی ایک معتبر کتاب ہے اور محققین کے لیے بہت مفید ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، شمس الدین، الامام، تذکرۃ الحفاظ ,بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۲/ ۱۶۲

۲۔ صفدی، خلیل بن ایبک ،صلاح الدین ،الوافی بالوفیات، بیروت :دارالکتبالعلمیۃ لبنان، الطبعۃالاولی، (۲۰۱۰م) ۸۱/۳

۳۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، الامام، تذکرۃ الحفاظ، ۲/ ۱۶۲

۴۔ صفدی، خلیل بن ایبک، صلاح الدین، الوافی بالوفیات، ۸۱/۳

۵۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، الامام، تذکرۃ الحفاظ، ۲/ ۱۶۵

۶۔ حاکم، محمد بن عبد اللہ، الامام، النیسابوری، المُستدرَک علی الصَّحیحَینِ، کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۱/ ۸۸

۷۔ ظفر، عبد الروف، ڈاکٹر، پروفیسر، علوم الحدیث، لاہور: نشریات، ص ۴۱۴

۸۔ ایضاً، ص ۴۱۴

۹۔ حاکم، ابوعبداللہ، النیسابوری، (۵۰۴) المُستدرَک عَلی الصَّحیحَینِ، بیروت: دارالکتب العلمیۃ، الطبعۃ الرابعۃ (۲۰۰۹م) رقم الحدیث ۱

۱۰۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، شمس الدین، الامام، تلخیص المستدرک مع المستدرک، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱/ ۴۳

۱۱۔ محمد بن عیسیٰ، الترمذی، صحیح ترمذی، الریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع، (۱۹۹۹م) رقم الحدیث ۲۶۱۲

۱۲۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلی الصَّحیحَینِ، رقم الحدیث، ۴۲۲۱

۱۳۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۲/ ۶۷۰

۱۴۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلی الصَّحیحَینِ، رقم الحدیث ۴۲۲۲

۱۵۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۲/ ۶۷۰

۱۶۔ القلم، ۴

۱۷۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلی الصَّحیحَینِ، رقم الحدیث، ۴۲۲۳

۱۸۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۲/ ۶۷۰

۱۹۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلی الصَّحیحَینِ، رقم الحدیث ۴۲۲۵

۲۰۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۲/ ۶۷۱

۲۱۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلی الصَّحیحَینِ، رقم الحدیث ۴۲۲۴

۲۲۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۲/۱۷۶
۲۳۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث، ۲۶
۲۴۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۵۵
۲۵۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۲۴
۲۶۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۵۴
۲۷۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۲۵
۲۸۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۵۵
۲۹۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۱۷
۳۰۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۵۱
۳۱۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۳۰
۳۲۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۵۷
۳۳۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۶۱
۳۴۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۴۷
۳۵۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۹
۳۶۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۴۶۔۴۷
۳۷۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۵۹
۳۸۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۴۳
۳۹۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۲۱
۴۰۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۵۳
۴۱۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۲۲
۴۲۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۵۴
۴۳۔ حاکم، النیسابوری، المُستَدرَک عَلیٰ الصَّحِیحَینِ، رقم الحدیث ۵۵
۴۴۔ ذہبی، تلخیص المستدرک مع المستدرک، ۱/۷۱۔۷۲